اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۶۶ | مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ رجب ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تاحال لاہور میں مقیم ہیں۔ امید ہے۔ چند روز تک قادیان تشریف لے آئیں گے۔ حضور کو ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے احباب دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المؤمنین کو لاہور میں ۲۷- نومبر کو ۱۰۴- درجہ کا بخار ہوگیا تھا۔ جو ۲۸- کو کم ہوگیا۔ احباب اس مقدس وجود کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کئی روز سے قادیان میں قفل شکنی کی وارداتیں قریباً روزانہ ہو رہی ہیں۔ پولیس اور سمال ٹون کمیٹی کو پوری توجہ سے اس کا انسداد کرنا چاہیئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصلاح نفس کا ایک ذریعہ

"اصلاحِ نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے۔ وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے۔ اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے۔ وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں ہوتا۔ انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالےٰ نے دکھائی ہے۔ یہودیوں کو توریت کے لئے کہا۔ کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا۔ اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی ان کو کی گئیں لیکن کمبخت یہودیوں نے اس میں تحریف کر دی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون۔ یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ پھر دیکھو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی ایک لفظ اور نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا۔ اور کوئی ایسا نہ کر سکا کہ اس میں تحریف تبدیل کرتا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو۔ وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ جب تک خدا کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو۔ تو کچھ نہیں ہوتا پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارتِ نفس پیدا ہو جائے۔ یہ خیال باطل ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ پھر انسان کوشش نہ کرے۔ اور مجاہدہ نہ کرے نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے۔ اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔ جو اصلاحِ نفس کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس اور خیال سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیئے۔ جن کو خود اللہ تعالےٰ نے بیان کیا ہے۔ اور جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اخبارِ احمدیہ

ضرورتِ بائیبل

ایک ایسی پُرانی بائیبل کی ضرورت ہے۔ جو الہ آباد کی ٹائپ کی مطبوعہ ہو۔ جو صاحب فروخت کرنا چاہیں۔ عاجز سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار مفتی محمد صادق - قادیان

ضروری التماس

تمام جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وُہ جو کتاب۔ ٹریکٹ یا پمفلٹ شائع کریں اس کی دو کاپیاں مندرجہ ذیل پتہ پر احمدیہ مشن فلسطین کے لئے ضرور بھیجدیا کریں۔ تاکہ اس مشن میں ان کی یادگار رہے ٭

ابو العطاء الجالندھری المبشر الاسلامی المدرسۃ الجمالیہ۔ طریق الناصرہ۔ حیفا۔ فلسطین ٭

تبادلہ

ان احباب کی خدمت میں جو اس عاجز کے غریب خانہ پر کبھی کبھی قدم رنجہ فرماتے تھے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ خاکسار نوشہرہ چھاؤنی سے کیمل پور ریلوے سٹیشن انجن شیڈ میں فی الحال عارضی طور پر تبدیل ہوکر آگیا ہے۔

خاکسار محمد شفیع انچارج انجن شیڈ

تلاشِ روزگار

ایک احمدی نوجوان۔ اینگلو ورنیکلر مڈل تک تعلیم یافتہ روزگار کا متلاشی ہے۔ اگر کوئی دوست اسے کوئی کام دلواسکیں۔ تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ مہربانی ہوگی۔ محمد خاں معرفت چوہدری فقیر محمد خاں انسپکٹر پولیس لائن رہتک

بھیرہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

جماعت بھیرہ میں اب تک لجنہ اماء اللہ کی کوئی شاخ نہیں تھی۔ خداوندکریم جزائے خیر دے اہلیہ صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب سب جج بھیرہ کو۔ جنہوں نے اس کی تحریک فرماکر یہاں لجنہ کی شاخ کھول دی خاکسار خادم حسین سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ

درخواست ہائے دُعاء

عبد القدوس صاحب اوور سیر ہانسی ضلع حصار سے اپنی اہلیہ کی صحت یابی کے لئے۔ سید صمصام الدین احمد صاحب جٹنی (اڑلیسہ) سے اپنے بچے کی بحالیٔ صحت اور بھائی سید احتشام الدین احمد صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ ملک سراج الدین صاحب ہمبڑ یالوی اپنے عوارض کے دُور ہونے کے لئے۔ نصر اللہ خاں صاحب سیکنڈ ماسٹر ضلع گوجرانوالہ سے اپنے والد صاحب اور عزیز عبد الواحد کی صحت کے لئے۔ سید محمد عبد الرحیم صاحب لدھیانہ سے اپنی اہلیہ کی صحتیابی کے لئے۔ شیخ محمد یعقوب صاحب موگا ضلع فیروزپور سے شیخ حیات محمد صاحب کی صحت کے لئے۔ مرزا غلام سرور صاحب کوٹلہ مغلاں سے اپنی صحت کے لئے۔ امام بخش صاحب بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خاں سے کریم بخش صاحب کی صحت کے لئے۔ محمد عبد العزیز صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ سے اپنی تندرستی کے لئے۔ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالہ سے اپنی صحت کے لئے۔ عبد العلی صاحب راولپنڈی سے اپنے مریض بھائی کے لئے۔ منظور احمد صاحب حیدرآباد سندھ سے اپنی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے۔ محمد الدین صاحب ننہال سے چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کھاریاں۔ اور مستری فتح الدین صاحب جہلمی کی صحت یابی اور اپنے لڑکے ڈاکٹر محمد احمد صاحب کی ملازمت کے لئے۔ عابد شریف صاحب ریاست میسور سے تجارت کی ترقی کے اور اپنی بچی کی صحت کے لئے۔ بابو محمد عبد الرحمٰن صاحب دہلی سے اپنی ترقی کے لئے۔ رحمت اللہ صاحب دانہ ضلع ہزارہ سے ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے۔ فضل احمد صاحب کالا گجراں ضلع جہلم سے اپنے بچے کی صحت یابی کے لئے۔ نور الدین جہانگیر صاحب ڈیرہ غازی خاں سے اپنی والدہ کی علالت کے دُور ہونے کے لئے۔ میاں محمد صاحب چوکسے اپر برما سے اپنے چچا ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کی صحت یابی کے لئے۔ راجہ غلام محمد خاں صاحب باڑی پورہ کشمیر سے بحالیٔ صحت کے لئے اور امیر علی صاحب الفار ابنگال سے اپنے والد صاحب کی صحت یابی کے لئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں ٭

اِعلاناتِ نکاح

۱۔ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت صوفی سلطان میر صاحب مرحوم کا نکاح ۱۱۔ اکتوبر شیخ محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر سری نگر کے ساتھ ڈیڑھ سو روپیہ مہر پر ہوا۔ خاکسار غلام احمد میر

۲۔ ۲۷ر اکتوبر فضل محمد صاحب پسر حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں کا نکاح دو سو روپیہ مہر پر خدیجہ بنت جلال الدین صاحب ڈھیریاں کلاں سے پڑھا گیا۔ خاکسار محمد عبد اللہ ٭

۳۔ ایک ہزار روپیہ مہر پر میاں محمد رمضان صاحب ولد حاجی محمد صدیق صاحب سکنہ دہلی کے ساتھ ممتاز بیگم صاحبہ کا نکاح ۲۷۔ ستمبر بمقام ہوشیارپور پڑھا گیا۔ خاکسار سید بشیر احمد۔ ہوشیارپور ٭

۴۔ ۲۵ر ستمبر میرے لڑکے اقبال احمد خاں کا نکاح سمات حسین بانو بنت خانصاحب محمد یوسف خاں صاحب ٹھیکیدار سے ۲ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ خاکسار عبد الواحد خاں میرٹھ۔

۵۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خدیجہ بنت ملک فیروز الدین صاحب کنجاہ کا عقد پانصد روپیہ مہر پر میاں مغلی احمد خاں صاحب ساہو وال سے کیا۔ خاکسار عبد الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ قادیان۔

۶۔ میری لڑکی علیم النساء بیگم عرف مہر بانو کا عقد ۲۷۔ اکتوبر عزیز غلام حسین صاحب برادرِ نسبتی جناب حاجی سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کے ساتھ بعوض مہر دو ہزار روپیہ سکۂ عثمانیہ۔ عبد الرحیم صاحب نیرؔ نے پڑھا۔ خاکسار غلام قادر شرق از بنگلور

۷۔ ۱۴۔ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب خلف جناب سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ منٹگمری کا نکاح خواجہ عبد الرحمٰن صاحب اے۔ ڈی۔ آئی ملتان کی صاحبزادی صفیہ بیگم صاحبہ کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پڑھا ٭

۸۔ شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل قادیان کا نکاح سلیمہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الرب صاحب لائل پور سے پانصد روپیہ مہر پر ۱۴۔ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل ٭

۹۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ محمد نور الدین صاحب اجمل کا نکاح محمودہ بیگم صاحبہ بنت سید علی احمد صاحب قادیان کے ساتھ تین سو روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ خاکسار امام الدین ابو الکمل ٭

۱۰۔ غلام حسین صاحب ولد کریم بخش صاحب ساکن سرگودہا کا نکاح صغریٰ بیگم صاحبہ بنت بابو محمد ابراہیم صاحب سکنہ گوہدپور سے آٹھ سو روپیہ مہر پر ۱۱۔ اکتوبر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا۔ خاکسار محمد ابراہیم گوہدپور۔ ضلع سیالکوٹ۔

احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نکاحوں کو بابرکت فرمائے ٭

ولادت

اعراف اللہ صاحب سب پوسٹماسٹر صوابی ضلع پشاور کے ہاں ۳۰۔ ستمبر۔ شیخ محمد علی صاحب انبالہ کے ہاں ۳۰ ستمبر۔ شیخ عبد المجید صاحب کراچی کے ہاں ۱۷۔ اکتوبر۔ فقیر اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب سابق مدرس کے ہاں ۲۲۔ اکتوبر۔ ڈاکٹر شیر محمد صاحب کے بھائی دوست محمد صاحب کے ہاں ۲۵ر ستمبر۔ چوہدری فضل علی صاحب ججہ کے ہاں ۹ ستمبر۔ امام بخش صاحب مدرس ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خاں کے ہاں ۷۔ رجب۔ نیز حمید احمد صاحب میمیو (برما) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اولادِ نرینہ عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز کے ساتھ سبکو سعادت دارین عطا کرے ٭

دعائے مغفرت

مرزا محمد حسین صاحب فتحپور ضلع گجرات کے والد ۲۳۔ اکتوبر کی شب۔ میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور کا بچہ ۲۲۔ نومبر۔ جناب عبد الغفور صاحب انسپکٹر محکمہ نمک سابنہر جہلم کی اہلیہ صاحبہ ۲۔ نومبر۔ بشیر احمد صاحب عربک ٹیچر لودھیانہ کا بچہ ۱۶۔ نومبر۔ عبد اللہ خاں صاحب دائرہ زید کا کے والد صاحب۔ عبد الحفیظ صاحب کرہل ضلع مین پوری کا بچہ ۸۔ نومبر مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر کی والدہ ۱۱۔ اکتوبر۔ عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر گلیانہ ضلع گجرات کا بچہ ۲۶۔ اکتوبر۔ چودھری اللہ دتا صاحب ساکن گگوش ۲۶ر اکتوبر میاں فاں صاحب پنڈی بہاء الدین کا لڑکا محمد بشیر احمد خاں ۱۳۔ نومبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۶ قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۱ء جلد ۱۹

تحریکِ کشمیر اور "پین اسلامزم"

ہندوؤں کی طرف سے حقائق پر پردہ ڈالنے کی ناپاک کوشش

کشمیری مسلمانوں کے مصائب اور اُن کی بیداری

کشمیر کے تیس لاکھ انسانوں کی داستانِ مصیبت کوئی ایسی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ جس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہو۔ کون نہیں جانتا۔ یہ غریب اس تہذیب و تمدن کے زمانہ میں نہایت ہی ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ڈوگرہ حکومت ان سے حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کر رہی ہے۔ انہیں ہر قسم کے حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور مذہبی فرائض کی ادائگی میں روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔

اس وقت دُنیا میں حقوق طلبی اور آزادی کے لئے جدوجہد کی جو ہوا چل رہی ہے۔ کس طرح ممکن تھا۔ کہ کشمیری مسلمان تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اس سے متاثر نہ ہوتے۔ اور غلامی سے مخلصی کے لئے کوشش نہ کرتے۔ چنانچہ انہوں نے اس طرف توجہ کی۔ اور اپنی حالت کی اصلاح کے لئے آئینی طور پر جدوجہد شروع کر دی۔

مسلمانانِ کشمیر کی آئین پرستی اور امن پسندی

جو لوگ تحریکِ کشمیر کی تاریخ سے واقف ہیں۔ اور شروع سے اس کا باقاعدہ مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ کشمیر کے مسلمانوں کی امن پسندی و آئین پرستی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ باوجودیکہ ان پر مظالم انتہا سے بڑھ چلے تھے۔ اور ان کی حالت اس حد تک پہونچ چکی تھی۔ کہ جہاں پہونچکر عام طور پر طبائع میں ایسا اشتعال اور جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی۔ اور جذبۂ انتقام کے ماتحت انسان سب کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی تمام جدوجہد کو آئین و ضوابط کی حدود کے اندر رکھا۔ اور اس تحریک کو حقوق طلبی کی حد سے نہیں گزرنے دیا۔ مہاراجہ بہادر کی ذات کے متعلق اپنی غیر متزلزل وفاداری میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ اور اپنی ہمسایہ اقوام کے احساسات کے احترام کے لئے اپنے بعض جائز اور سراسر معقول مطالبات کو ترک کر دیا۔

ہندوؤں کی پست ذہنیت

لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہندو قوم نے جو آجکل حریت اور آزادی کی بہت بڑی مدعی اور غلامی کی بدترین دشمن ہونے کی دعویدار ہے۔ اور جو حکومت کشمیر سے ہزارہا درجہ بہتر اور عادل حکومت کے جوئے سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کمینہ سے کمینہ افعال کو جائز قرار دے چکی ہے۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے بدترین بداخلاقیوں کی مرتکب ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کی رواداری کا یہ صلہ دیا۔ کہ اس آئینی جدوجہد کو ناکام رکھنے کے لئے پست ترین ذہنیت کا اظہار کیا۔ اور طرح طرح کی افترا پردازیوں اور دروغ بافیوں سے اس تحریک کو بدنام کرنے کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

ہندوؤں کی فتنہ انگیزیاں

پہلے تو اسے ہندو مسلم سوال بنانے کی سرتوڑ کوشش کی گئی اور مسلمانانِ کشمیر کی ہمسایہ پروری اور ہندوؤں کے ساتھ برادرانہ سلوک نے اگرچہ وہاں اس میں کامیابی نہ حاصل ہونے دی۔ لیکن جموں میں ڈوگرہ حکومت کی مدد سے وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ اور مسلمانوں کا خون وہاں نہایت بے دردی سے بہایا گیا۔ لیکن وہ ابھی تک مطمئن نہیں ہوئے۔ اور فتنہ پردازیوں میں مصروف ہیں۔ اب "پین اسلامزم" کا شور مچا کر اصل حقیقت کو چھپانے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ اور ایسی صاف اور واضح تحریک کو یہ نام دے کر دُنیا کو اپنی عقل و فکر اور دانشمندی پر مضحکہ اڑانے کا موقعہ بہم پہونچا رہے ہیں۔

ہندوؤں کی افترا پردازی احمقانہ ہے

معمولی سے معمولی سمجھ کا انسان بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر توفی الواقعہ مسلمانانِ کشمیر کے ساتھ کوئی ناانصافی نہ ہو رہی ہوتی۔ ان کے حقوق تلف نہ ہو رہے ہوتے۔ اور ان پر طرح طرح کے مظالم نہ ڈھائے جا رہے ہوتے بلکہ وُہ بالکل مطمئن ہوتے۔ انہیں حدودِ ریاست میں کامل سکون حاصل ہوتا۔ حکومت سے قطعاً کسی قسم کی شکایت نہ ہوتی۔ غرضیکہ وُہ امن اور چین کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہوتے۔ اور پھر کسی بیرونی سازش کا آلۂ کار بن کر وُہ کسی قسم کی ایجی ٹیشن شروع کرتے۔ جس کا منتہائے نظر یہ ہوتا۔ کہ ریاست کو موجودہ حکمران اور اس کے خاندان کی ملکیت سے آزاد کرایا جائے۔ تو بے شک کہا جا سکتا تھا۔ کہ یہ تحریک کسی خاص مقصد کے پیشِ نظر جاری کی گئی ہے۔ اور اس کا منشاء کچھ اور ہے۔ لیکن جب حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر بدترین دشمن کی آنکھوں سے بھی بشرطیکہ اس کے پہلو میں دل موجود ہو۔ آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اور وُہ انسانیت کی اس بدترین تذلیل کو دیکھ کر چشم پُرآب ہونے سے نہیں رہ سکتا۔ اور ہندو مصنفین کی ایسی بیسیوں تحریرات موجود ہیں۔ جن میں انہوں نے کشمیری مسلمانوں کی رنجیدہ حالت کا اعتراف کیا ہے۔ تو اس صورت میں کسی شخص کا یہ کہنا۔ کہ یہ تحریک دراصل "پین اسلامزم" کے پروگرام کی ایک کڑی ہے۔ پرلے درجہ کی حماقت اور انتہائی نادانی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

تحریکِ کشمیر اور کانگرسی ایجی ٹیشن

ایسے افترا پردازوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر بدترین مظالم کا تختۂ مشق ہونے کے باوجود کشمیری مسلمانوں کا اپنی باعزت زندگی کے قیام کے لئے آئینی اور حدودِ وفاداری کے اندر رہ کر کوشش کرنا "پین اسلامزم" کا جزو ہے۔ تو عملاً ہندوستان کی حکومت کو اپنے ہاتھ میں رکھنے۔ ہر قسم کی آزادی سے متمتع ہونے۔ اور نہایت امن و چین کے ساتھ بافراغت زندگی بسر کرنے کے باوجود ان کی طرف سے حکومتِ ہند کا تختہ الٹنے کی جو جدوجہد شروع ہے۔ اسے کس طرح "تحریک آزادی" کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ انہیں یہ تسلیم کرنے میں کیوں عار ہے۔ کہ اس کی تہ میں دراصل "ہندو راج کا منصوبہ" کارفرما ہے۔ اور انہیں کیا حق ہے۔ کہ اسے غلامی کے خلاف جنگ کے نام سے موسوم کریں۔ دُنیا میں اس سے زیادہ بے انصافی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے لئے تو ایسی باتوں کو بھی جائز اور روا سمجھا جائے۔ جو اخلاقاً۔ قانوناً اور مذہباً سراسر ناروا اور نامناسب تسلیم کی جا چکی ہوں۔ اور دوسروں کی سراسر جائز اور منصفانہ کارروائی کو بھی کھینچ تان کر کچھ کا کچھ ظاہر کرنے کی ناپاک کوشش ہو۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جدوجہد

مخالفین کے پاس اس تحریک کو "پین اسلامزم" قرار دینے کے لئے زیادہ سے زیادہ یہ دلیل ہے۔ کہ بیرونی مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں کی حمایت پر ہیں۔ لیکن وُہ عمداً اس حقیقت کو نظرانداز

کر رہے ہیں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تمام جدوجہد صرف وہاں کے مسلمانوں کے بقار اور ان کی حق رسی تک محدود ہے۔ آج تک اس کی طرف سے کوئی بات ایسی پیش نہیں کی گئی جس سے مترشح ہو۔ کہ وہ مہاراجہ بہادر کو ریاست سے محروم کرنے کی متمنی ہے۔ اس کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ تمام تر یہیں تک محدود ہے۔ کہ مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق حاصل ہو جائیں۔ اور وہ ریاست میں امن و اطمینان کے ساتھ باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں اس کے علاوہ مجلس احرار کے اقدام پر اگر کسی اور جہت سے اعتراض ہو سکے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن مہاراجہ بہادر کو حقوق ریاست سے محروم کر دینے کا الزام اس پر بھی عائد نہیں ہو سکتا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ اس تحریک کو "پین اسلامزم" بتانے والوں کے پاس اپنے دعویٰ کی تائید میں کونسی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر یہ تحریک "پین اسلامزم" کا جز ہوتی۔ تو سب سے پہلے یہی کوشش کی جانی چاہیئے تھی۔ کہ ریاست کو مہاراجہ بہادر کی ملکیت سے آزاد کرایا جائے۔ لیکن جب خود اہل کشمیر اور اُن کے بیرونی حامیوں کی تمام سرگرمیاں حقوق طلبی تک ہی محدود ہیں۔ تو "پین اسلامزم" کا شور سراسر فضول اور بے معنی ہے ؞

مونچھیں منڈوانا بصارت کیلئے مضر ہے

اسلام کی تعلیم کا کمال یہ ہے۔ کہ سائنس کی ترقیات اور علمی تحقیقاتوں کے ساتھ ساتھ اس کی معقولیت اور فوائد زیادہ نمایاں اور واضح ہوتے جاتے ہیں۔ اور اسلام کے ادنےٰ ادنےٰ احکام کی خوبیاں اور حکمتیں جدید انکشافات کے ذریعہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں ؞

آج قریباً تمام دُنیا میں ڈاڑھی کے ساتھ مونچھوں کا صفایا بھی معیارِ تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس فیشن کے دلدادگان مونچھوں کو صحت کے لئے مضر قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ قطعاً غیر ممکن ہے کہ علمی طور پر اسلام کے احکام میں کوئی نقص نکالا جاسکے۔ اور آخر ماننا پڑتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات سے انحراف موجبِ نقصان ہے۔ چنانچہ اسلام کے بہت بڑے مخالف اخبار "پرکاش" (۲۲-نومبر) نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ:-

"جرمن ہیلتھ نیوز لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کے نامی ڈاکٹر [illegible] نے سالہا سال کے تجربہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ مردوں کی آنکھوں کی بینائی مونچھوں کے بال منڈوانے سے خراب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے مشورہ پر ہزاروں لوگوں نے جنہیں کم نظری کی شکایت تھی۔ مونچھیں منڈوانی بند کر دی ہیں"

آج سے چودہ سو سال قبل جب علمی تحقیقاتیں تو درکنار معمولی نوشت و خواند سے بھی دنیا واقف نہ تھی۔ ایک ایسے شخص کا۔ جو دُنیوی لحاظ سے تعلیم یافتہ نہ تھا۔ ایسے ایسے پُرحکمت احکام جاری کرنا۔ جن کی تصدیق آج سائنس کی جدید تحقیقات اور میڈیکل ریسرچ کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا تعلق ایک عالم الغیب اور علیم و حکیم ہستی کے ساتھ تھا۔ جو مسلمان اپنے مذہبی احکامات کو پس پشت ڈال کر کرزن فیشن کے شیدائی ہو رہے ہیں۔ انہیں اس اہم تحقیقات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اسلام کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں ؞

عرب میں اوم کا جھنڈا گاڑنے کے مُدعی خود مر گئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے آریہ سماج کے ہولناک انجام اور اُس کے بہت جلد فنا ہو جانے کی پیشگوئی فرمائی لیکن اس کے بالمقابل آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے عربستان میں اوم کا جھنڈا نصب کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ آج ہم ایک آریہ اخبار کا فیصلہ اس امر کے متعلق پیش کرتے ہیں۔ کہ ان دونوں میں سے کس کی بات پُوری ہوئی۔ اور کون اپنی آرزوؤں۔ اور تمناؤں میں ناکام و نامراد رہا ؞

آریہ گزٹ (۲۶-نومبر) لکھتا ہے:-

"جہاں گراموں تک میں دھرم شالائیں اور مسجدیں کھلی ہُوئی ہیں۔ وہاں ویدک دھرم کا جھنڈا عرب اور امریکہ میں گاڑنے والے آریوں کے مندر سے بڑے بڑے قصبے اور شہر خالی ہیں۔ اور جہاں کہیں یہ مندر ہیں۔ ان کی ہستی سرب سادھارن کے لئے نیستی کے برابر ہے۔ بعض مقامات پر تو یہ حالت ہے۔ کہ سال بھر میں دو دن اُتسب کے موقعہ پر لوگوں کو پتہ لگتا ہے۔ کہ یہاں آریہ سماج بھی ہے۔ اتسو پر کام کرکے ادھیکاری سال بھر کے لئے فرلو لے لیتے ہیں"

یہ الفاظ ایک معاند کے منہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی کے حرف بحرف پورا ہونے کا اعتراف۔ نیز اس بات کا اقرار ہیں۔ کہ عربستان میں اوم کا جھنڈا گاڑنے کے دعویدار خود مر گئے ہیں ؞

پنجاب یونیورسٹی کے اعمال کی تحقیقات کا مطالبہ

پنجاب یونیورسٹی کی بدعنوانیاں اب اس قدر عام ہو چکی ہیں۔ کہ اہلِ پنجاب اسے بے حد بدگمانی کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ مسلمانوں کو تو اس سے پہلے ہی شکایات تھیں۔ لیکن عمال یونیورسٹی چند ایک مقتدر اور متسلط اشخاص کے لئے صوبہ کی کثیر آبادی کے مفاد کو جس بے دردی سے نظر انداز کر رہے ہیں۔ اس سے ہندوؤں اور سکھوں کی بھی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اور وہ اس اندھیر گردی کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے میدانِ عمل میں اتر آئے ہیں ؞

۲۱-نومبر ۱۹۳۱ء کو ایس۔ پی۔ ایس کے ہال لاہور میں معزز و تعلیم یافتہ مسلمان، ہندوؤں اور سکھوں کا جو زبردست مشترکہ جلسہ ہُوا۔ وہ اس امر کو پُوری طرح ظاہر کر رہا ہے۔ کہ پنجاب کی تمام قومیں اس سے بدظن ہو رہی ہیں۔

خان بہادر سردار حبیب اللہ خانصاحب نے پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں حکومت سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کے اندرونی نظام کے متعلق جو شکایات عوام الناس کو پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے جلد از جلد ایک آزاد مجلس کا تقرر عمل میں لایا جائے ؞

مذکورہ بالا جلسہ میں اس قرارداد کی پُرزور حمایت کی جا چکی ہے۔ اس لئے حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ کوئی انفرادی یا فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کا متفقہ و متحدہ مطالبہ ہے جس کی خاطر وہ یونیورسٹی کا گرانقدر بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور اس لئے اسے منظور کرنے میں کسی قسم کا لیت و لعل نہ ہونا چاہیئے ؞

پنجاب یونیورسٹی کی بعض نامعقول تجاویز

معلوم ہُوا ہے۔ کہ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد نے تخفیفِ مصارف کی غرض سے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ اورنٹیل کالج لاہور میں اُردو ہندی اور پنجابی زبانوں کی تعلیم اڑا دی جائے ؞

ایس۔ پی۔ ایس کے ہال کے نمائندہ جلسہ میں اس تجویز کی بھی سخت مخالفت کی گئی۔ اور اس کے خلاف ایک قرارداد پاس کرکے بتا دیا گیا ہے۔ کہ صُوبہ کی جملہ اقوام اس نامعقول تجویز کے خلاف ہیں۔ اس لئے تخفیفِ مصارف کے لئے کوئی ایسی تجویز سوچی جانی چاہیئے۔ جس سے اہلِ صُوبہ کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال بالکل نہ ہو۔ خصوصاً اُردو زبان کے متعلق اس قسم کی کوشش تو نہایت ہی نقصان رساں ہے کیونکہ یہ زبان اب ہندوستان کی لنگوا فرینکا کی پوزیشن حاصل کر چکی ہے ؞

اس کے علاوہ آئندہ امتحانوں میں شامل ہونیوالے امیدواروں پر ایک روپیہ فی کس ٹیکس لگانے کی بھی تجویز ہو رہی ہے۔ تاکہ یونیورسٹی کی جوبلی کا جشن منانے کے لئے روپیہ فراہم کیا جاسکے۔ لیکن صُوبہ میں علمی مذاق پیدا کرنے کی ذمہ وار انسٹی ٹیوشن کی شان سے یہ بہت بعید ہے۔ کہ وہ محض ایک یادگار منانے کے لئے غریب طلباء کا ہزاروں روپیہ اسراف کے رستہ برباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

سخت مخالفت کے باوجود جماعت کو آگے بڑھنا چاہیے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ نومبر ۱۹۳۱ء بمقام لاہور

برادر عزیز سید محمود احمد صاحب۔ بی اے۔ لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۶ نومبر کا خطبہ جمعہ جو حضور نے لاہور کی مسجد احمدیہ میں پڑھا۔ قلم بند کر کے ارسال کیا ہے۔ عزیز موصوف کی یہ کوشش بہت قابل تعریف ہے۔ مگر اتنا کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مکمل خطبہ نہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے پر جس قدر لکھا جا سکا ہے۔ وہ یہ ہے۔ (ایڈیٹر)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنے ماحول کو دیکھے۔ اگر کوئی شخص

اپنے نفس پر یقین

رکھتا ہے۔ تو عموماً وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے گرد و پیش کے حالات کو اپنی قوت سے زیادہ درجہ دیتا ہے۔ تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو حقیر قرار دینے سے اس کی طبیعت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جوش پیدا نہیں ہوتا۔

انسان کا نفس ہر تعصب سے آزاد اور مطمئن ہونا چاہیئے کیونکہ گناہ وہ ہوتا ہے جس کی کھٹک دل میں باقی رہ جاتی ہے ہماری جماعت کو اپنے ماحول کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ

دو قسم کا ہے

اول۔ تو یہ کہ ہم اقلیت میں ہیں۔ اور اقلیت بھی وہ اقلیت جس کی بنیاد جنگ پر ہے۔ بعض اقلیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی بنیاد صلح پر ہوتی ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا"۔ پس جس

سچائی کا حامل

ہمیں بنایا۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ زور آور حملوں سے پوری ہو۔ مسیح نے آکر کہا تھا۔ کہ میں تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں۔ صلح کرنے کے لئے نہیں آیا۔ باوجودیکہ اس کی تعلیم ایک گال پر تھپڑ کھانے کے بعد دوسری گال بھی پھیر دینے کی تھی۔ دراصل عیسائیوں نے اس کے معنے بدل دیئے۔ ورنہ مسیح نے اسے جس طرح استعمال کیا تھا۔ وہ صحیح تھا۔ مسیح کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں اپنی بات کو لیکر کھڑا ہو جاؤنگا۔ جو مانتا ہے۔ مانے جو لڑنا چاہے۔ وہ لڑے

ہماری تعلیم

بھی یہی ہے۔ کہ ایک طرف تو گالیاں کھائے جاؤ۔ مگر دوسری طرف سچائی کو پھیلانے میں کسی قسم کی سستی نہ کرو۔ پس ہم ایک طرف صلح کے لئے آئے ہیں۔ اور دوسری طرف سچائی پر اڑ کر کھڑے ہونے کے لئے۔ اور دراصل

کامیابی کا گر

بھی یہی ہوتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ بحیثیت قوم لوگ ہمارے مخالف ہیں جو مسلمان ہمارے خلاف ہیں۔ وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہمارے عقائد اکثر متفق ہیں۔ مگر ان کا ہمارے ساتھ کیا سلوک ہے؟ اگر ہم کسی وقت ان کی مدد کرتے ہیں۔ تو وہ ہمیں منافق کہتے ہیں۔ اور اگر ہم الگ ہو جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ ہماری مصیبتوں میں ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ وہ چاہتے کیا ہیں۔ ان کی مثال شتر مرغ کی سی ہے۔ کسی نے اس سے کہا۔ "اڑو" تو اس نے جواب دیا "کیا کبھی حیوان بھی اڑا کرتے ہیں" لیکن جب اسے کہا گیا۔ کہ اچھا بوجھ اٹھاؤ تو کہنے لگا "بھلا کبھی پرند بھی بوجھ اٹھاتے ہیں" ہماری مخالفت کی

کوئی نہ کوئی تدبیر

سوچ ہی لی جاتی ہے۔ اگر اچھے اچھے سمجھدار لوگ باوجود اپنے بھائیوں کی مخالفت کے ہمارے ساتھ مل کر کام کریں۔ تو ۹۵ فی صدی یہی کہتے ہیں۔ کہ تم کو کام کے لئے کس نے بلایا ہے۔ اور اگر ہم وقت پر ان کی مدد کو نہ آئیں۔ تو کہتے ہیں۔ ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔

ایک مشہور حکایت

ہے۔ کہ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کر کے کسی نہ کسی بہانہ سے طلاق دیدیا کرتا تھا۔ اور اس کے مال پر قبضہ کر لیتا تھا۔ آخرکار اسے ایک ایسی بیوی ملی۔ جس میں وہ کوئی نقص نہ نکال سکا۔ ایک دن بیوی روٹی پکا رہی تھی۔ وہ باورچی خانہ میں جا بیٹھا۔ اور کہنے لگا۔ آج میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ آخرکار اس نے کہا۔ کہ تو روٹی تو ہاتھوں سے پکا رہی ہے۔ مگر تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں۔ بیوی نے جواب دیا۔ کہ تم روٹی اطمینان سے کھاؤ۔ اس کا بھی جواب دے دیتی ہوں۔ میاں جب روٹی کھا رہا تھا۔ تو بیوی نے کہا۔ کہ روٹی تو تم منہ سے کھاتے ہو۔ تمہاری داڑھی کیوں ہلتی ہے۔ تو دراصل بعض لوگ بہانوں سے لڑتے ہیں۔

کسی بکری کے بچہ کو بھیڑیئے نے کہا۔ کہ تم ندی کا پانی کیوں گدلا کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ پانی تو تمہاری ہی طرف سے آ رہا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا۔ "اچھا تم ہمارے سامنے بولتے ہو اور اسے وہیں چیر پھاڑ کر ہلاک کر دیا

دراصل یہ لوگ کثرت کی وجہ سے دلیر ہوتے ہیں۔ اور ہمیں کمزور سمجھتے ہیں۔

ایک احمدی کے مقابلہ میں

ان کا ہزار آدمی ہے۔ اس لئے وہ جو بات کہتے ہیں۔ وہی صحیح ہے مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقوام بھی ہماری مخالف ہیں کل ایک دوست نے سنایا کہ کسی ہندو وکیل نے انہیں بتایا۔ کہ آج کل ہندو اس بات پر تلے بیٹھے ہیں۔ کہ احمدیوں کو جہاں تک ممکن ہو۔ اور جس طرح بھی ممکن ہو۔ نقصان پہنچائیں۔ اور ہمارا

ایک ماحول

تو یہ ہے۔

لیکن دیکھو۔ جس کے دل میں

انسانیت کی شمع

روشن ہوتی ہے۔ وہ مشکلات سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ ہمت ہارنے کی بجائے۔ اس کی ہمت بلند ہو جاتی ہے۔ دشمن کی عدم موجودگی میں دماغ خالی ہوتا ہے۔ لیکن دشمن کے مقابلہ میں دماغ پر معارف کھلنے لگتے ہیں۔ اس فطرتی اصل کے ماتحت مخالفت کے زمانہ میں ہماری جماعت کو اور دلیر ہو جانا چاہیئے۔

اگر ہم میں کوئی ایسا شخص ہے۔ کہ وہ مصیبت اور گھبراہٹ میں گھبرا جاتا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ گھر بیٹھ جائے۔ ہم میں اس

کی جگہ نہیں ہے۔

ہماری بنیاد

قربانی پر ہے۔ قربانیوں پر ہی ہماری جماعت کا وسطی حصہ ہے۔ اور قربانی پر ہی اختتام ہے۔ وہی لوگ اس جماعت میں آئیں۔ جو بائیکاٹ سہنے گالیاں سننے اور ماریں کھانے کے باوجود ثابت قدم رہیں یہ گالیاں اور تکالیف تمام ہماری خیر خواہی کے نتیجہ میں ہیں پس ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ اس خیر خواہی کو اختتام تک پہنچائیں۔ روپیہ اوقات عزتیں اور جائدادیں قربان کی جا سکتی ہیں۔ مگر خدا اور اس کا رسول قربان نہیں کئے جا سکتے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میں خدا اور خدا کے رسول میں سے کچھ لے لیتا ہوں۔ اور کچھ چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ خدا اور خدا کے رسول کو نہیں پا سکتا۔ اگر ہمارے کام اس غرض سے ہیں۔ کہ ہم خدا کے لئے کرتے ہیں۔ تو اگر ہم ذرہ بھر بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ تو غلطی کرتے ہیں پس ہمارا مقصود ایسا نازک ہے۔ کہ جب تک ہم پوری طرح قدم نہ رکھیں۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہمارا دوسرا ماحول یہ ہے کہ خدا کے رسول اور ان کی جماعت کے پیچھے شیطان پڑا ہوتا ہے مگر خدا کے فرشتے اس کے بندوں [illegible] آ جاتے ہیں۔ اور اس کی

رحمت کی لہریں

[illegible] بندوں کے چاروں طرف بلند ہو جاتی ہیں۔ پس جب ہم [illegible]حول کو دیکھتے ہیں تو

الٰہی ماحول

[illegible]ے بھی تو ہمارا فرض ہے۔ کہ کام کریں ؛

یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ جب کوئی دیکھتا ہے میرا آقا میرے پیچھے کھڑا ہے۔ تو وہ بلند ہمت ہو کر تیزی سے کام کرتا ہے۔ لیکن اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ کے مطابق

ہمارا آقا

خدا تعالےٰ تو ہمارے چاروں طرف کھڑا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں جس قدر جرأت اور حوصلہ کا اظہار کرنا چاہیئے۔ وہ ظاہر ہے یاد رکھو نفسی ذمہ واری سے قومی ذمہ داری بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص اکیلا ہو۔ تو اکیلا ڈوبیگا۔ لیکن اگر اس کے ساتھ رسی سے بندھے ہوئے آدمی بندھے ہوں۔ تو وہ سب کو لے ڈوبیگا قومی ذمہ داریاں نفسی کمزوریوں سے بہت بالا ہوتی ہیں۔ پس قربانی کرنا سیکھو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ذرا سی غفلت خطرناک نتائج کا موجب ہوتی ہے۔ پہلے مسیح کو لوگوں نے صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ مگر خدا نے دوسرے مسیح کو بھیجا۔ کہ صلیب کو توڑ دے۔ کسی فعل کا تمام پہلی قوموں کی اصلاح کی غرض سے ہوتا ہے۔ جب ہمارے چاروں طرف اللہ تعالےٰ ہے۔ تو ہمارا ایمان بڑھ جانا چاہیئے۔ اگر انسانی کوشش پر ہماری بنیاد ہوتی۔ تو ہم کب کے تباہ ہو گئے ہوتے۔

موجودہ مخالفت کیا ہے

اگر اس سے دس کروڑ درجہ بھی بڑھ جائے ہمیں تب بھی فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم تو خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پچاس سال سے ہماری جماعت چلی آتی ہے۔ اگر یہ خدا کی طرف سے نہ ہوتی۔ تو کیا آج تک اس کے زندہ رہنے کی کوئی بھی صورت تھی

ایک بچہ کے نزدیک سب سے مددگار اور طاقتور ہستی اس کی ماں ہوتی ہے۔ ایک دفعہ کسی بادشاہ نے ایک بچہ کو چھیڑ دیا۔ بچہ نے کہا۔ میں اپنی ماں کو بتلا دوں گا۔ لیکن ہمارا جس کے ساتھ تعلق ہے۔ وہ ہستی

خدا تعالےٰ

ہے۔ ۱۹۱۳ء میں جب میں نے الفضل نکالا۔ تو سید انعام اللہ شاہ صاحب گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ نے مسجد کانپور کے متعلق مضمون لکھ دیا ہے۔

مولوی ظفر علی

کہتا ہے۔ کہ میں قلم کی ایک جنبش سے احمدیت کو تباہ کر دوں گا۔ میں نے جواب دیا احمدیت تو خدا کی چیز ہے اسے کون تباہ کر سکتا ہے اس واقعہ کو پندرہ دن ہی گزرے تھے۔ کہ ظفر علی کا پریس گورنمنٹ نے ضبط کر لیا۔ اس نے پھر ہمارے خلاف لکھنے کی کوشش کی۔ مگر دوبارہ ضبط کر لیا گیا۔

جب کوئی یہ کہتا ہے کہ فلاں کام بڑا مشکل ہے۔ تو گویا اس کا خدا پر ایمان نہیں ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے۔ کہ کام میں نے کرنا ہے۔ خدا نے نہیں کرنا ہمیں یہ پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگوں کی مذمت یا تعریف ہمارا کیا کر سکتی ہے۔ ہمارا ہر ایک کام

خدا کے لئے

ہے۔ پس بددل نہیں ہونا چاہیئے۔ ماحول اور حال کو مدنظر رکھنا چاہیئے دشمنوں کی طرف سے چوکس رہو۔ اور ساتھ ہی اپنا ایمان بھی مضبوط رکھو۔ کہ تمہارا خدا تمہارے چاروں طرف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ اسے نہ تو کوئی کام چھوٹا نظر آئے۔ اور نہ ہی بہت مشکل نظر آئے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

(کے متعلق)

ایک سندھی بزرگ کی شہادت

میں ۱۸۹۳ء میں پنجاب کے اردو اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے خلاف مضامین دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوا کہ یہ صاحب مدعی مہدویت و مسیحیت کون ہیں ان کی تعلیم کیا ہے۔ ان کا دعویٰ کیا ہے۔ کہ سچ مچ وہ مہدی آخر الزمان اور مسیح ابن مریم ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا اخبارات محض دشمنی سے ایسے مضامین لکھ رہے ہیں پہلے میں نے زبانی طور سے اپنے حلقہ احباب میں تحقیق اور تفتیش شروع کی۔ مگر پھر خیال کیا۔ کہ زبانی باتوں سے تسلی نہیں ہو گی بہتر ہے۔ کہ ان کی تصنیفات دیکھوں اس لئے براہین احمدیہ سے لے کر آئینہ کمالات اسلام تک کی تمام تصنیفات بذریعہ وی۔ پی منگوا کر پڑھیں۔ لیکن ان کتابوں کے پڑھنے میں سستی اور غفلت کی وجہ سے ڈیڑھ دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ آخر دل نے گواہی دی۔ کہ یہ شخص سچا ہے ؛

اس کے بعد اپنی قوم میمن کے ایک پیشوا جن کے سلسلہ بیعت میں میرے والد صاحب اور میرے دوسرے بزرگ رشتہ دار بھی منسلک تھے۔ علاوہ اس کے کچھ کاٹھیاواڑ۔ سندھ۔ بمبئی وغیرہ کے دوسرے مسلمان بھی قریب دو لاکھ اشخاص ان کے مرید تھے۔ اور میں بھی اپنی پندرہ سولہ سالہ عمر میں ان کو مل چکا تھا۔ وہ بمبئی میں ہر سال قریباً آیا کرتے تھے۔ اور پیر سائیں جھنڈے والے کے نام مشہور تھے۔ ۱۸۹۵ء کے آخر یا ۱۸۹۶ء کے اوائل میں میں نے ایک خط بزبان فارسی ان کو لکھا۔ کہ ہم تو دنیادار ہیں اور روحانی آنکھوں سے اندھے ہیں۔ اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور راہنما ہیں۔ صاحب بصیرت ہیں۔ لہذا آپ حلفاً جواب دیں۔ کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مہدویت و مسیحیت اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا کاذب۔ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور وہ سچے ہیں۔ اور ہم ہدایت سے محروم ہو گئے تو آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذمہ وار ہیں۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں اور ہم نے نادانی سے ان کو مان لیا۔ تو ہماری گمراہی کا وبال بھی آپ کے سر پر ہے۔ اس کا جواب بعد القاب آداب سوال متفسرہ کے بارے میں انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ

شہادت اول: ہمارے سلسلہ کا دستور ہے۔ کہ مابین نماز مغرب و عشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کیا کرتے ہیں۔ ایک روز اسی حلقہ میں بحالت کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم نے دیکھا۔ تو ہم نے آپ سے سوال کیا۔ کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے۔ تو آپ نے جواب دیا

"از ماست"

شہادت دوم: ہمارے خاندان کا وطیرہ ہے۔ کہ بعد از نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے۔ اور سو جاتے ہیں۔ یہی سنت رسول ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلعم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا۔ کہ حضور مولویوں نے اس شخص پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا

"در عشق ما دیوانہ شدہ است"

شہادت سوم: ہمارا سلسلہ اور خاندان تہجد گزار ہے۔ اسلئے ہم رات کو ۲ بجے کے بعد اٹھتے ہیں اور بعد از نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں۔ اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ یہی سنت رسول اللہ ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹنے کی حالت میں غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت صلعم تشریف فرما ہوئے۔ تب ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی۔ تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ اب تمام سارا ہندوستان و عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دیدیئے تو آپ نے پرجلال میں تین بار فرمایا "ھو صادق۔ ھو صادق۔ ھو صادق" ×

یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے۔ ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہو گئے۔ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔ راقم رشید الدین پیر صاحب العلم۔ اس کے بعد جولائی یا اگست ۱۸۹۶ء میں میں نے حضرت اقدس کی تحریری بیعت کر لی (خاکسار اسمٰعیل آدم بمبئی)

تمدن اسلام

اسلام میں جنگی قیدیوں کا مسئلہ

دنیا میں غلامی کی ابتداء

غلامی کے ضمن میں قیدیوں کا مسئلہ خاص اہمیت رکھتا ہے اور بحث کی تکمیل کے لئے اس پہلو پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنا بھی نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تاریخ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں غلامی کی ابتداء دراصل جنگی قیدیوں سے ہی شروع ہوئی ہے۔ جب ایک قوم اپنی طاقت اور قوت کے بل پر دوسری کی آزادی کو سلب کرتے یا اسے دنیا سے ناپید کرنے کے لئے جنگ کرتی تو مؤخر الذکر فتحیاب ہونے کی صورت میں حملہ آور سپاہیوں کو اپنی غلامی میں لے لیتی۔ تا آئندہ اس قسم کی فساد انگیزی اور فتنہ کا امکان نہ رہے۔ اور تاریخ بتاتی ہے۔ کہ غلامی کا یہ طریق ابتداء میں تمام اقوام عالم میں پایا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل جنمیں کثرت سے نبی آئے۔ ان میں بھی یہ طریق موجود تھا۔ بلکہ ان کی شریعت (استثناء باب ۲۰ آیت ۱۳ و ۱۴) میں بھی اس کا حکم موجود ہے:

اسلام اور جنگ کے قیدی

چونکہ ایسے ظالم اور سفاک لوگوں کو آزادی سے محروم کر دینا جو دوسروں کی آزادی سلب کرنے کی خاطر فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں کوئی ظلم نہیں۔ بلکہ بین الاقوامی امن و امان کے قیام کے لئے اشد ضروری ہے۔ اس لئے اسلام نے بھی اس صورت کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن دیگر تمام تمدنی امور کی طرح اس میں بھی ایسی اصلاح کی ہے کہ وہ محض ایک معمولی قید کی حیثیت اختیار کر گئی۔

اگر بنظر انصاف دیکھا جائے۔ تو جس طرح ایک چور یا ڈاکو کا جیل خانہ سے باہر رہنا انسانی سوسائٹی کے لئے خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسی طرح کسی ایسے شخص کو آزاد چھوڑ دینا۔ جو دوسرے کو غلام بنانے یا اس کے مذہب کو مٹانے کی نیت سے فتنہ و فساد کی آگ مشتعل کرتا ہے۔ تمدنی زندگی کے لئے نہایت ہی مہلک اور تباہ کن ہے۔ اور ایسے لوگوں کو غلامی کی بدترین حالت میں رکھنا بھی کسی معقول پسند اور ذوق سلیم رکھنے والے انسان کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے لوگوں سے بھی اپنی فطری رحم دلی اور وسیع حوصلگی سے کام لیتے ہوئے اُلفت و ملاطفت کے سلوک کا ہی حکم دیا ہے۔ اور اسلام نے اگرچہ فساد کو روکنے کے لئے اس کی اجازت دی ہے لیکن اس پر شدید پابندیاں عائد کر کے اس کے دائرہ کو جہاں تک ممکن تھا محدود کر دیا ہے۔

دشمن کو قیدی بنانے کے متعلق تعلیم

پہلا حکم جو قرآن کریم نے قیدی بنانے کے متعلق دیا ہے وہ سورہ انفال میں اس طرح پر ہے۔ ماکان لنبیٍّ ان یکون لہٗ اسریٰ حتیٰ یثخن فی الارض۔ تریدون عرض الدنیا واللّٰہ یرید الاٰخرۃ واللّٰہ عزیزٌ حکیم۔ یعنے دشمن کے ساتھ عملی جنگ کئے بغیر قیدی بنا لینا نبی کے شایان شان نہیں۔ گویا اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ کسی موقعہ پر دشمن کو کمزور پاکر یا میدان جنگ میں عملی مقابلہ سے قبل ہی اس خیال سے کہ فدیہ کی رقم لے کر اپنی مالی حالت کو مضبوط کیا جا سکے۔ بغیر لڑائی کے دشمن کے قیدی پکڑ لینا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ یا بالفاظ دیگر اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں عملی مقابلہ کئے بغیر دشمن کے کسی فرد کو قیدی بنانا درست نہیں اور اس طرح جنگی قیدیوں کی تعداد اور وسعت کے دائرہ کو جسقدر ممکن تھا، تنگ اور محدود کر دیا ہے:

جنگی قیدیوں کے متعلق اسلام کی تعلیم

تو اس کے بعد یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ جب اس طرح کسی کو قیدی بنالیا جائے۔ تو پھر اس سے کیا سلوک ہونا چاہیئے سو اس کے متعلق سورہ محمدؐ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب۔ حتیٰ اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منًّا بعد واما فداءً حتیٰ تضع الحرب اوزارھا۔ یعنے اے مسلمانو! جب کفار کے ساتھ تمہاری جنگ ہو۔ تو خوب ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ اور جب جنگ پوری طرح ہو چکے۔ تو پھر دشمن کے آدمیوں میں سے قیدی پکڑ لو اور اگر اصلاح کی امید ہو۔ اور حالات مناسب ہوں۔ تو بعد میں ان قیدیوں کو یونہی احسان کے طور پر چھوڑ دو۔ اور اگر یہ غیر موزوں ہو۔ تو پھر فدیہ لے کر انہیں رہا کر دو۔ اور اگر حالات مقتضی ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔ کہ جنگ کے پوری طرح اختتام پذیر ہونے اور اس کی وجہ سے تمہیں جو زیر باری ہوئی ہے۔ اس کے دور ہونے تک انہیں اپنی قید میں رکھو۔

جنگی قیدیوں کے متعلق تین صورتیں

اس آیت کریمہ میں جنگی قیدیوں کے متعلق مسلمانوں کے لئے تین صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اوّل تو بغیر کسی فدیہ کے یونہی رہا کر دینا۔ دوم فدیہ لے کر رہا کر دینا اور سوم ایک معین وقت تک انہیں اپنی قید میں رکھنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل نے فدیہ کی کئی صورتیں بتائی ہیں۔ مثلاً نقد روپیہ لے کر چھوڑنا یا اگر نقد نہ ہو۔ تو مکاتبت کے اصول پر نقد فدیہ وصول کرنا۔ مسلمان قیدیوں کے ساتھ ان کا تبادلہ کر لینا۔ یا اگر قیدیوں کو کوئی ہنر یا فن آتا ہو۔ تو وہ اپنی قوم کے افراد کو سکھا دینے کی شرط پر انہیں رہا کر دینا اور ظاہر ہے۔ کہ فدیہ لے کر رہا کر دینا کسی صورت میں بھی غلامی سے موسوم نہیں کیا جا سکتا۔ باقی رہی تیسری صورت یعنے جنگ کے حقیقی اختتام اور اس کے اثرات کے ازالہ تک انہیں اپنے پاس مقید رکھنا۔ اس سے بعض لوگوں نے جنگی غلامی کا جواز ثابت کرنا چاہا ہے۔ لیکن یہ بھی ہرگز غلامی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ یہ تو محض ایک قید ہے۔ جس سے بہر صورت ایک معین وقت کے بعد قیدی کو رہا کر دیا جائیگا۔

جنگی قیدیوں سے سلوک

ایسے قیدیوں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق اسلام نے ایک اصولی حکم سورہ نحل میں دیدیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہٖ ولئن صبرتم لھو خیرٌ للصابرین۔ یعنے اگر انتقاماً یا سزا کے طور پر تم ان سے کوئی سختی کرنا چاہو۔ تو بھی یہ اس سختی سے تجاوز نہ کرنی چاہیئے۔ جو کفار تمہارے ساتھ کرتے ہیں۔ اور اگر صبر کرو۔ تو بہت ہی اچھا ہے۔

اگر کفار مسلمان قیدیوں سے کوئی خاص خدمت لیتے ہو[ں] تو اس اصل کے ماتحت مسلمان بھی اپنے قیدیوں سے اس قسم کی خ[دمت] لے سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ انہیں شرائط کے ماتحت ہوگی۔ ج[و] اسلام نے غلام کے متعلق مقرر کر دی ہیں۔ مثلاً ان کی طا[قت] سے زیادہ کام نہ ان کو دیا جائے۔ ایسا کام نہ دیا جائے [جو] خود کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ وغیرہ

قیدیوں کی افراد میں تقسیم

اس کے علاوہ ایک یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ [جنگی] قیدیوں کو چونکہ افراد میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ اس لئے مع[لوم] ہوا۔ کہ انہیں غلام سمجھا جاتا تھا۔ سو اس کے متعلق یاد ر[کھنا] چاہیئے۔ کہ اول تو یہ انتقامی کارروائی تھی۔ کیونکہ کفا[ر] بھی اپنے مسلمان قیدیوں کو افراد میں تقسیم کر دیتے تھے اس لئے مسلمان بھی ایسا کر لیتے تھے۔ لیکن گو کفار مسلمان قیدی کے ساتھ خواہ کیسا ظالمانہ سلوک کریں۔ مسلما[نوں کے] لئے ان شرائط کو توڑنے کی اجازت نہیں۔ جو اسلام [نے] غلاموں کے متعلق مقرر کر دی ہیں۔ اور پھر مسلمانوں [کے] قبضہ میں جو قیدی آئیں۔ وہ لازماً اختتام جنگ پر [آزاد] ہو جائیں گے۔ اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں [سرکاری] شاہی قید خانوں کا قانون نہ تھا۔ اس لئے قیدی افراد کی حراست [میں] دیئے جاتے تھے۔ جو ہر طرح کی غور و پرداخت کرتے۔ اور اگر ا[یسا] نہ کیا جاتا۔ تو کوئی اور صورت نظر نہیں آتی۔ جس کے ذریعہ دشم[ن] کی اس کثیر تعداد کو اپنے گھر میں اس طرح رکھا جا سکتا۔ کہ وہ [ریشہ دوانی] نہ کر سکیں۔ پس یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

سارے ہندوستان میں سیرۃ النبی کے شاندار جلسے

نوشہرہ چھاؤنی میں جلسہ

۸- نومبر بابو فقیر محمد صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک۔ اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار اللہ دتا:

بوڑا (گجرات) میں جلسہ

بصدارت احمد الدین صاحب جلسہ ہوا۔ اور میں نے سیرت نبوی پر تقریر کی۔ خاکسار سید حیدر شاہ:

شہانہ کوٹ میں جلسہ

زیر صدارت راجہ روشن خان صاحب جلسہ ہوا۔ سید حیدر شاہ صاحب اور بشیر احمد صاحب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

موضع لھوچیت (سیالکوٹ) میں جلسہ

لوگ خاصی تعداد میں جمع ہوئے۔ اور میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی پر تقریر کی۔ خاکسار [illegible] کریم بخش:

ہری پور میں جلسہ

[illegible] محمد بوٹے خان صاحب موذن۔ اور چوہدری کریم بخش [صا]حب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

بھاگو بھٹی میں جلسہ

۸- نومبر میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظافت [...]دی پر تقریر کی جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ خاکسار کریم بخش

واصبو آستانہ (جھنگ) میں جلسہ

۸- نومبر جلسہ کیا گیا جس میں گرد و نواح کے لوگوں نے دلچسپی سے حصہ لیا۔ مولوی حاجی محمد چراغ صاحب۔ اور [...]ی فضل الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ خاکسار محمد اقبال

اٹھارہ ہزاری میں جلسہ

سیرت نبوی پر جلسہ ہوا۔ اللہ بخش صاحب اور سلطان صاحب [نے تق]ریریں کیں۔ خاکسار امام بخش:

جھنگ میں جلسہ

بصدارت حاجی مرزا غلام علیٹی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی [...]ن صاحب۔ میاں رمضان علی صاحب۔ میاں احمد بخش صاحب [...] احمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر۔ اور حافظ محمد بخش صاحب [...]د نے تقریریں کیں۔ جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ (نامہ نگار)

جھنگ مگھیانہ میں جلسہ

[...]پروفیسر میاں سعادت علی صاحب وائس پرنسپل کالج جھنگ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ قاضی محمد حسین صاحب بی۔اے۔ مخدوم یوسف شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لار اور صاحب صدر نے سیرت نبوی پر موثر تقاریر کیں۔ خاکسار محمد عالم۔

کوہاٹ میں جلسہ

۸- نومبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی فخر الدین صاحب سکرٹری تبلیغ نے موثر تقاریر کیں۔ جلسہ میں مسلمان ہندو اور سکھ کافی تعداد میں شریک تھے۔ (نامہ نگار)

نیکالو (کٹک) میں جلسہ

۸- نومبر بصدارت محمد فرقان علی صاحب جلسہ ہوا۔ مکرم علی صاحب اور صراط علی صاحب اور محمد ہاشم صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

قلعہ نگریہ میں جلسہ

سیرت نبوی پر عبد المنان صاحب اور زبیر الدین صاحب نے تقریریں کیں جن کا اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

کرڈاپلی (کٹک) میں جلسہ

زیر صدارت فقیر محمد صاحب جلسہ ہوا۔ محمد فرقان علی صاحب یار محمد صاحب۔ محمد عنائت صاحب۔ محمد یوسف صاحب۔ اور نوب الدین خان صاحب۔ عبد الباری خان صاحب اور عبد المجید صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

بہادر والہ (ملتان) میں جلسہ

بصدارت سردار غلام حسین خان صاحب رئیس جلسہ منعقد ہوا چوہدری محمد بخش صاحب شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ایک غیر احمدی مولوی صاحب اور خاکسار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ آخر میں چوہدری محمد بخش صاحب نے تمام حاضرین کی پلاؤ سے تواضع کی۔ خاکسار بلال احمد:

چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۸- نومبر جلسہ ہوا جس میں ماسٹر صابر علی صاحب نے سیرت نبی پر تقریر کی۔ خاکسار محمد شفیع۔

چک ۵۶۵ گ ب - میں جلسہ

۸- نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے مضمون پڑھا۔ خاکسار۔ اللہ بخش۔

ضلع ہوشیارپور میں جلسے

۸- نومبر مواضعات بیتے وال گوجراں۔ مگورہ۔ اور ماہل پور میں جلسے منعقد کئے گئے۔ خاکسار رشید احمد:

کوٹلہ گوجراں میں جلسہ

مولوی نظام الدین صاحب کے مکان کی چھت پر مولوی محمد صالح صاحب نے سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریر کی۔ خاکسار علی محمد:

ضلع ہوشیارپور میں اور جلسے

۸- نومبر ضلع ہوشیارپور کے مندرجہ ذیل مقامات پر بھی سیرت نبوی کے متعلق جلسے منعقد کئے گئے:-

مہندی پور- صدر شیر محمد صاحب۔ مقررین چودھری عبد القادر صاحب و شیخ نظام الدین صاحب:

محمود پور گاوڑی- صدر امام الدین صاحب سٹیشن ماسٹر۔ مقررین چوہدری ولی محمد صاحب و عبد القادر صاحب:

لال پور- صدر نظام الدین صاحب مقرر عبد القادر صاحب

اولیا پور- صدر عبد القادر صاحب۔ مقررین نظام الدین و امام الدین صاحبان:

بنگہ- صدر چوہدری قادر بخش صاحب مقرر عبد القادر صاحب

بلاچور- صدر شیخ رحیم بخش صاحب۔ مقررین عبد القادر و نظام الدین صاحبان:

گنگنہ- صدر حکیم نادر حسین صاحب۔ مقرر شیخ نظام الدین صاحب

گرمول و محمود پور- صدر چوہدری ابراہیم صاحب مقرر عبد القادر صاحب:

منوں- صدر خان محمد صاحب نمبردار۔ مقرر صاحب صدر:

بوتھ گڑھ- صدر عبد اللہ صاحب نمبردار۔ مقرر عبد القادر صاحب:

سجو وال- صدر ڈاکٹر مصاحب خان صاحب۔ مقررین چودھری محمد سلیمان صاحب و ابراہیم صاحب:

خیر آباد- مولا بخش صاحب نے تقریر کی:

بیرچھ- سید عبد الغنی صاحب نے تقریر کی:

اجمیر- مولوی نبی بخش صاحب نے تقریر کی:

کنگیاں- برکت علی خان صاحب۔ مولوی نبی بخش صاحب اور چوہدری جمال الدین صاحب نے تقریریں کیں:

کائتھاں- مولوی مولا بخش صاحب نے تقریر کی:

کمیریاں- محمد الدین صاحب نے تقریر کی:

سہریاں- صوبے خان صاحب نے تقریر کی: (نامہ نگار)

سراور (پٹیالہ) میں خواتین کا جلسہ

۸- نومبر- رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر خواتین کا جلسہ ہوا۔ اور شیخ فضل حق صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

لامے پور (نابھہ) میں جلسہ

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسہ کیا گیا۔ اور کریم بخش صاحب نمبردار نے تقریر کی (نامہ نگار)

دھرم کوٹ بگہ میں جلسہ

زیر صدارت شیخ محمد جان صاحب جلسہ ہوا۔ اور غلام نبی صاحب امام جماعت نے تقریر کی۔ خاکسار عبد الغنی

ونجواں میں جلسہ

بصدارت چوہدری محمد الدین صاحب جلسہ ہوا۔ عالم شاہ صاحب اور غلام نبی صاحب مدرس نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

سرگودھا میں جلسہ

۸۔ نومبر کمپنی باغ میں بصدارت جناب حافظ عبد العلی صاحب بی۔ اے جلسہ منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس ۲ بجے سے شام تک تھا۔ جس میں مولوی غلام نبی صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے شریعت اسلامی کے کامل ہونے پر دلپذیر تقریریں کیں۔ دوسرا اجلاس رات ۸ بجے سے ۹½ تک ہوا۔ جس میں بابو محمد سعید صاحب اور ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نے جامع تقریروں سے حاضرین کو مستفید کیا۔ (نامہ نگار)

سرگودھا میں خواتین کا جلسہ

بر مکان حافظ عبد العلی صاحب جلسہ کیا گیا۔ والدہ خان صاحب سید حبیب اللہ خاں صاحب وکیل سرگودہ نے فرائض صدارت سرانجام دیئے۔ ہاستانی سکینہ بیگم صاحبہ۔ زینب بی بی صاحبہ بنت قاضی عطاء اللہ صاحب وکیل۔ بنت شیخ عبد الغنی صاحب وکیل۔ روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبد العلی صاحب۔ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت منشی تصدق حسین صاحب اور فاطمہ بیگم صاحبہ بنت حافظ عبد العلی صاحب وکیل نے تقریریں کیں۔ عورتیں نہایت کثرت۔ اور اشتیاق کے ساتھ اس جلسہ میں آئیں اور تقریروں سے بہت خوش ہوئیں۔ (نامہ نگار)

چک ۴۶ شمالی (شاہ پور) میں جلسہ

بہادل بخش صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ میاں گل محمد صاحب امام مسجد۔ چوہدری حاکم دین صاحب۔ اور میاں اللہ وسایا صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار ثناء اللہ نمبردار)

چک ۹ شمالی نبیار میں جلسہ

چوہدری حاکم علی صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر اور مولوی غلام رسول صاحب ڈنگوی نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

چک ۷ شمالی میں جلسہ

بصدارت صوبیدار محمد علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اور مولوی محمد دین صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

منڈی بھلوال میں جلسہ

۸۔ نومبر چوہدری حاکم علی صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مولوی محمد دین صاحب اور قاضی غلام جیلانی صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار محمد عبد اللہ)

نمبر ۲۱۔ رسالہ میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری عبد اللطیف صاحب جلسہ ہوا۔ چوہدری صاحب اور میں نے تقریریں کیں۔ خاکسار چراغ الدین۔

چک نمبر ۳۳ جنوبی (شاہ پور) میں جلسہ

بصدارت چوہدری نبی بخش صاحب جلسہ ہوا۔ اور میں نے سیرت نبوی پر تقریر کی۔ خاکسار شاہ محمد۔

مڈھ رانجھہ میں جلسہ

ڈاکٹر محمد شریف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب منشی فاضل اور منشی محمد دین صاحب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

دودہ (شاہ پور) میں جلسہ

زیر صدارت مغلی نمبردار جلسہ ہوا۔ میاں محمد حیات صاحب منشی غلام محمد صاحب۔ رانا فیروز صاحب۔ منشی محمد سعید صاحب لالہ گیان چند صاحب اور لالہ میلا رام صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگ بہت خوش ہوئے (نامہ نگار)

رتہ پور رہان میں جلسہ

۸۔ نومبر جلسہ منعقد ہوا۔ اور مہر محمد صاحب پٹواری نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ (نامہ نگار)

جان محمد والہ میں جلسہ

سیرت النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ جس میں میاں کمال الدین صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

خوشاب میں جلسہ

سید سرور شاہ صاحب مدرس اور میں نے تقریریں کیں لوگ نہایت محبت وخلوص سے سنتے رہے۔ خاکسار گل محمد۔

ویرو وال (امرتسر) میں جلسہ

۸۔ نومبر جلسہ ہوا۔ لوگ کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ مقررین میں ماسٹر سالگ رام صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ خاکسار عبد المجید خاں

لائل پور میں جلسہ

۸۔ نومبر جلسہ ہوا۔ قاضی محمد نذیر صاحب اور مولوی علی احمد صاحب اجمیری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی جلسہ میں شامل تھے۔ خاکسار عبد الحق بی اے۔

مونگھیر میں خواتین کا جلسہ

زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب کی صدارت میں اُن کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرات کی تعداد دو سو کے قریب تھی جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ظریف صاحب وکیل ریحانہ خاتون صاحبہ۔ زکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب۔ قریشہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی سید عبد الکریم صاحب۔ زبیدہ بیگم صاحبہ اور ایک غیر احمدی بہن طاہرہ خاتون نے اپنے اپنے مضامین سنائے۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ (نامہ نگار)

بہادر حسین (گورداسپور) میں جلسہ

زیر صدارت شیخ محمد علی صاحب ٹھیکیدار جلسہ ہوا۔ حکیم غلام رسول صاحب۔ ڈاکٹر محمد احسان صاحب شیخ ولی محمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار خیر الدین۔

کیمبل پور میں جلسہ

بصدارت جناب سید فدا حسین شاہ صاحب۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل و میونسپل کمشنر کیمبل پور سیرۃ نبوی پر جلسہ منعقد ہوا۔ حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ نے جلسہ کے مقاصد بیان کرنے کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر موثر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ یہ جلسہ ہر لحاظ سے پہلے جلسوں پر فوقیت لے گیا۔ خاکسار محمد حسین

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جلسہ

۸ نومبر زیر صدارت جناب حافظ سیف اللہ خاں صاحب جلسہ ہوا۔ اور سیرت نبوی پر تقریریں ہوئیں۔ خاکسار سید ظہور الحسن

محلہ نوالہ (امرتسر) میں جلسہ

۸ نومبر حکیم بشیر حافظ صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ جسے لوگوں نے پسند کیا۔ خاکسار اللہ داد خان

چمیاری (امرتسر) میں جلسہ

سید شبیر حسین صاحب ترمذی ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول نے مقررہ عنوانوں پر موثر تقاریر کیں۔ خاکسار امام الدین

چک نمبر ۳۷ جنوبی (سرگودھا) میں جلسہ

جلسہ کامیابی کے ساتھ ہوا جس میں سید کرامت علی شاہ صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار جلال الدین

کلر کہار میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ میاں عبد العزیز صاحب گیانی حاجی حسین ... اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار مستری سلطان بخش

ضلع کٹک میں جلسے

بالی چندر پور:۔ مولوی محمد احمد صاحب نے تقریر کی

رائے سینگرہ شفاخانہ:۔ صدر ڈاکٹر کیشب چندر جی مقرر مولوی ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ مولوی عبد الحکیم صاحب۔ ابو طا... مسٹر محمد صاحب اور بابو رسندر ناتھ صاحب

رسول پور:۔ صدر مولوی محمد احمد صاحب مقرر۔ مولوی ع... صاحب

گوہالی پور:۔ مولوی سید ضیاء الحق صاحب نے تقریر کی

محی الدین پور:۔ صدر منشی سید شفیق الدین صاحب مقرر اختر الدین احمد صاحب

(نامہ نگار)

نظارتوں کے اعلانات

نظارتِ اعلیٰ کے اعلانات

حسب ذیل احمدیہ انجمنوں کے کارکنوں کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ پشاور کے عہدیدار

پریذیڈنٹ - قاضی محمد یوسف صاحب ؛ امام الصلوٰۃ - مولانا محمد علی صاحب ؛ سکرٹری تبلیغ - شمس الدین خانصاحب ؛ سکرٹری مال - عبد المجید صاحب ؛ محاسب - حکیم مرغوب اللہ صاحب ؛ آڈیٹر - شیخ اللہ بخش صاحب ؛ جنرل سکرٹری ، سکرٹری امور عامہ و امور خارجہ - امین - میاں مظفر الدین صاحب ؛ جائنٹ سکرٹری - محمد عبد الحق صاحب گویکی ؛ سکرٹری تعلیم و تربیت - اخونزادہ محمد شاہ صاحب ؛ قاضی جماعت - مولوی غلام رسول صاحب

جماعت احمدیہ احمدی پور کے عہدیدار

پریذیڈنٹ - مولوی محمد شفیع صاحب اسلم ؛ وائس پریذیڈنٹ چوہدری محمد عالم صاحب ؛ جنرل سکرٹری - چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ؛ سکرٹری تبلیغ - محمد عبد المغنی صاحب - سکرٹری مال - چوہدری محمد صادق صاحب کمپونڈر ؛ سکرٹری تعلیم و تربیت - جناب میاں غلام حسن صاحب امام جماعت احمدیہ احمدی پور ؛ سکرٹری امور عامہ - چوہدری اللہ داد صاحب ؛

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے عہدیداروں میں تبدیلی

- انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے عہدیداران میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئی ہیں -

جناب مرزا محمد صادق صاحب ناظر جو لاہور تبدیل ہو کر چلے گئے ہیں - ان کی جگہ منشی کرم الدین صاحب ناظر مقرر ہوئے -

جناب قاضی علی احمد صاحب امین چونکہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں ، ان کی جگہ بابو قاسم الدین صاحب امین مقرر ہوئے -

عہدیداران جماعت احمدیہ گوگیرہ

پریذیڈنٹ - سید محمد علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر گوگیرہ ؛ سکرٹری تبلیغ - سید محمد حسین صاحب زیدی صدر گوگیرہ ؛ سکرٹری مال - شیخ غلام احمد صاحب ڈسپنسر صدر گوگیرہ

نظارت تعلیم و تربیت کے اعلانات

پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے - لیکن بہت سے سکرٹریان نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی - لہٰذا پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے

(۱) بعض سکرٹریان تعلیم و تربیت کے ہمارے پاس پتے غلط درج چلے آ رہے ہیں - بعض سکرٹری تبدیل بھی ہو چکے ہوئے ہیں - لیکن پتے تبدیل نہیں کرائے گئے - جس کی وجہ سے کام میں ہرج واقع ہوتا ہے - لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا سکرٹریان تعلیم و تربیت کو مطلع کیا جاتا ہے ، کہ وہ اپنے اور نیز اپنی جماعت کے جنرل سکرٹری اور پریذیڈنٹ وغیرہ کے صحیح پتوں سے بہت جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں - اور جب کبھی کوئی عہدہ دار اپنی جائے رہائش کو تبدیل کرے - یا نیا سکرٹری مقرر ہو - تو اس کی اطلاع فوراً نظارت متعلقہ کو دیدی جایا کرے - تا ان کا صحیح پتہ درج رجسٹر ہوتا رہے -

(۲) جن جماعتوں میں رجسٹر تعلیم و تربیت بھیجے جا چکے ہیں - ان میں سے بہت سی جماعتوں کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ انہوں نے ابھی تک رجسٹروں کی تکمیل شروع نہیں کی - لہٰذا تاکید ہے - کہ ہر وہ جماعت جہاں پر رجسٹر تعلیم و تربیت پہنچ چکا ہے - باقاعدہ کام شروع کر کے ماہواری رپورٹ بھجواتی رہے - اور جس جماعت میں ابھی تک رجسٹر نہ پہنچا ہو - وہ بہت جلد دفتر ہذا سے منگوا لے - اس رجسٹر کی قیمت ایک روپیہ ہے - محصول ڈاک وغیرہ ۱۲ ار -

(۳) جن جماعتوں میں ابھی تک سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہ ہوئے ہوں - وہاں بہت جلد کوئی باا ثر اور موزون آدمی مقرر کر کے دفتر ہذا میں اس کی اطلاع دی جائے -

نظارت امور عامہ کے اعلانات

(۱) ایک معزز دوست کے لئے ایک انگریزی کھانا پکانیوالے باورچی کی ضرورت ہے - جو صاحب اس کام سے واقف ہوں - وہ فوراً درخواست بھیج دیں ؛

(۲) جہلم میں ایک احمدی دوست کو اپنی بیوی اور ہمشیرہ کے لئے ایک معلم یا معلمہ کی ضرورت ہے - جو دینیات و ہائی پرافیشنسی اور اردو کی کتب پڑھا سکے - تنخواہ پندرہ روپے ماہوار معہ خوراک رہائش مل سکے گی -

الفضل کے وی پی آ رہے ہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ الفضل ۱۵ نومبر سے ۱۵ دسمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - ان کے نام دسمبر کا پہلا پرچہ وی پی کیا جائیگا -

بار ہا اعلان ہو چکا ہے - کہ وی پی بھیجنے میں علاوہ اسکے کہ ہمیں بہت سا کام کرنا پڑتا ہے خود ہر خریدار کا پانچ آنے نقصان ہوتا ہے - اسلئے بہتر ہے اور موجب سہولت ہے کہ ہر خریدار اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بنام منیجر الفضل بھیج دیا کرے - یکم دسمبر تک انتظار کر کے وی پی کر دئے جائیں گے - جو وصول نہیں کریں گے - حسب قاعدہ ان کے نام کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں رہے گا - لیکن جو دوست بلا تامل پرچہ انکاری واپس کر دیتے ہیں - اور نہیں خیال فرماتے - کہ اسطرح پر ہر مہینے پچاس ساٹھ روپے الفضل کو نقصان پہونچ جاتا ہے - (منیجر)

ہر جماعت کے محاسب یا سکرٹری متوجہ ہو کر کوپن پر پوری تفصیل درج کیا کریں - یعنے اصل موصی کا نام پورا پتہ نمبر وصیت رقم سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

بیرون ہند رہنے والے دوستوں کے لئے میں نے چند پرچے محفوظ رکھ لئے تھے - کیونکہ ان کو اطلاع دیر سے پہنچی ہو گی - تا حال ان کی طرف سے درخواستوں کا انتظار ہے - جس قدر پرچے مطلوب ہوں - ارشاد فرمائیں - فی پرچہ چار آنے قیمت ہے - اور فی پرچہ محصول ڈاک ڈیڑھ آنہ ہے - ایک روپیہ میں تین آئیں گے - قیمت بذریعہ پوسٹل آرڈر بغیر کراس مارک یا منی آرڈر بھجوائیں - میں بغداد - فارس عراق - عرب - افریقہ کے دوستوں کو متوجہ کرتا ہوں - اور ہندوستان میں رہنے والے احباب بھی اب تو پرچہ دیکھکر یہ اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ وہ کس قدر قیمت کا ہے - جو جماعتیں یا افراد اس انتظار میں تھیں - وہ بھی مہربانی فرما کر اپنے اپنے آرڈر بھجوا دیں - تا کہ تعمیل کر دیجائے ؛ (منیجر)

چندہ خاص اور حصہ آمد

قبل ازیں اخبار الفضل کے ذریعہ سے موصی صاحبان و سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض کی گئی تھی - کہ چندہ خاص کی ادائیگی کے وقت حصہ آمد کی تین ماہ کی رقم کو وضاحت سے علیحدہ درج کر کے بھجوائیں - ایسا نہ ہو کہ صرف چندہ خاص کا لفظ لکھنا ہی کافی سمجھکر حصہ آمد کی رقم معین کر کے نہ دکھائیں - اس طرح تمام رقم چندہ خاص کی مد میں داخل ہو جائیگی - اور حصہ آمد کے متعلق انکے ذمہ بقایا بدستور رہیگا -

باوجود اس اعلان کے بھی بعض احباب نے توجہ نہیں فرمائی - اور وہی غلطی کی ہے - جس کی طرف قبل از وقت توجہ دلائی گئی تھی - یعنی ایک ماہ کی آمد بھجواتے وقت صرف چندہ خاص کا لفظ لکھا ہے اور پوری تفصیل نہیں دی - کہ حصہ آمد تین ماہ اسقدر ہے - اور بقیہ چندہ خاص و چندہ جلسہ اس قدر - لہٰذا پھر ایسے دوستوں کی خدمت میں جنہوں نے چندہ بھجواتے وقت پوری تفصیل نہیں دی - گذارش ہے - کہ دفتر محاسب سے خط و کتابت کر کے حصہ آمد کی تین ماہ کی رقم علیحدہ نوٹ کرا دیں - ورنہ تین ماہ چندہ حصہ آمد بدستور انکے ذمہ بقایا رہے گا - سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

موصی صاحبان توجہ کریں

اکثر موصی روپیہ بھیجتے وقت پورا پتہ نہیں لکھتے - اور نہ ہی نمبر وصیت تحریر کرتے ہیں - بدیں وجہ دفتر کو اندراج کھاتہ جات کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے - لہٰذا گذارش ہے - کہ ہر موصی روپیہ بھیجتے ہوئے کوپن پر نمبر وصیت صحیح اور پورا پتہ خوشخط تحریر کیا کریں

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے؟ رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی " روغن کرامات " دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

پیٹنٹ بہرا پن کی کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے۔ اور کان کی ہر ایک چھوٹی بھی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعل ساز نقالوں سے بچنا آپکا فرض ہے ہمارا اپتہ یہ ہے:۔ **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی**

اسٹیشن ریلوے کے نزدیک پختہ مکان فروخت ہوتا ہے

محلہ دار البرکات قادیان میں ایک خوشنما عمدہ خوبصورت پختہ مکان جو ایک کنال زمین میں ہے۔ جس کی ایک طرف ۴۰ فٹ کی سڑک ہے۔ اور ایک طرف دس فٹ کی گلی ہے۔ قابل فروخت ہے اس مکان میں ایک ہوا دار بیٹھک ہے۔ اور دو کمرے۔ بیٹھک اور کمروں کے آگے ایک خوبصورت برآمدہ ہے۔ فرش سیمنٹ سے پختہ کیا ہوا ہے۔ باورچی خانہ بھی ہے بعرضیکہ مکان قابل تعریف ہے۔ مالک مکان فوت ہوگیا ہے۔ بدیں وجہ یہ مکان سستے داموں فروخت ہو رہا ہے۔ جو صاحب لینا چاہیں وہ بتہ ذیل پر خط و کتابت کریں
معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگا کر اور اسکے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔
قیمت معہ محصولڈاک ۲ عمہ
ملنے کا پتہ
مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجربہ محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً گیارہ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

حب مقوی اعصاب

فولادی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے۔ چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے بھی خاص علاج ہیں۔
قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ آٹھ آنہ
ملنے کا پتہ
عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیان پنجاب

احمدیہ پریس امرتسر

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔
محمد شفیع احمدی مالک احمدیہ پریس امرتسر

کنگ آف ٹانکس!

اگر آپ کمزور ہیں۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ سردی تنگ کرتی ہے دماغی یا اعصابی کمزوری ہے طبیعت پریشان رہتی ہے ہر طرف مایوسی معلوم ہوتی ہے معدہ کمزور ہے بھوک نہیں لگتی۔ دودھ گھی ہضم نہیں ہوتا طاقت مردانہ کم ہے تو ہماری "کنگ آف ٹانکس" گولیاں جو کہ سونا کستوری لیسیتھین یوہمبین ڈمیانہ کچلہ وغیرہ سے تیار کی گئی ہیں۔ استعمال کریں۔ انشاء اللہ بہترین مفید ثابت ہونگی۔
قیمت ایک ماہ کی خوراک چھ روپیے (للعہ)
نصف ماہ تین روپیہ (سعہ)

ملنے کا پتہ: فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

مقوی مفرح ٹانک

یہ ہومیوپیتھک دوا عجیب ٹانک ہے۔ خون کی کمی۔ کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا۔ بدن کا بے حس ہو جانا۔ کام سے نفرت۔ دماغ مضمحل۔ کمی بھوک کسی وجہ سے طاقت گھٹ جانا۔ حتیٰ کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں ضعف جگر۔ ضعف دماغ ضعف معدہ۔ دق۔ بے خوابی۔ بدخوابی درد کمر وغیرہ وغیرہ کو دور کر کے انشاء اللہ اعضاء میں نئی زندگی اور نیا خون پیدا کر دیگی۔ مصفیٰ خون ہے مستورات میں دودھ کی کمی کو دور کر کے دودھ کو طاقتور اور زیادہ کر دیتی ہے۔ مریض و تندرست دو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ایک شیشی عہ
ملنے کا پتہ ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ
ایس بیری اکبر پور کانپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— سری نگر سے ۲۷ نومبر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مہاراجہ کشمیر نے ہدایت کی ہے۔ کہ مسٹر مڈلٹن سری نگر میں اپنی تحقیقات ختم کرنے کے بعد دسمبر کے پہلے ہفتے جموں اور اسکے نواح کے فسادات کے اسباب اور ان کے دبانے کے لئے اختیار کردہ ذرائع کی تحقیقات کریں ۔

—— لنڈن ۲۶ نومبر نواب چھتاری نے جو گول میز کانفرنس کے مندوبین میں سے ہیں۔ ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر ہند نے اس حقیقت کو محسوس کر لیا ہے۔ کہ مسلمان اور برطانی سلطنت کے درمیان کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ اور اگر عالم اسلام اور سلطنت برطانیہ کے درمیان کامل تعاون اور اتحاد قائم رہے۔ تو اس سے فریقین کو باہمی امداد ملتی رہے گی ۔

—— لاہور ۲۷ نومبر۔ پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ یکم دسمبر سے غیر ملکی محصول کی شرح پر نظر ثانی کی جائے گی سلطنت متحدہ برطانیہ۔ مصر اور برطانی مقبوضات کے لئے پہلے اونس پر ۲½ آنہ اور مزید ہر اونس پر ۲ آنہ محصول لیا جائے گا۔ سنگل پوسٹ کارڈوں پر دو آنہ اور جوابی پوسٹ کارڈوں پر چار آنہ محصول لیا جائیگا۔ مطبوعات کے لئے دو اونس وزن پر تین پیسہ محصول چارج کیا جائیگا۔ کاروباری کاغذات پر تین آنہ فی ۸ اونس اور ہر مزید دو اونس پر تین پیسہ محصول لیا جائے گا۔ نمونوں کے لئے چار اونس پر ۱½ آنہ اور مزید دو اونس کے وزن پر تین پیسہ محصول لیا جائیگا ۔

—— احمد آباد ۲۷ نومبر۔ اچھوتوں کے بچوں کیلئے علیحدہ مدارس منسوخ کرنے اور ان کے لئے عام پرائمری مدارس کے دروازے کھول دینے پر اونچی ذات کے ہندوؤں اور اچھوتوں میں بہت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ ایک گاؤں میں اونچی ذات کے ہندوؤں نے سکول سے اپنے بچے نکال لینے کا فیصلہ کیا ہے ایک اور گاؤں میں اچھوتوں کی فصلیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ نیز ایک مقام پر اچھوتوں کے کنوئیں پر مٹی کا تیل ڈال دیا گیا۔ اور ان کے لئے سڑک بند کر دی گئی ہے۔ دونوں قوموں کے ایک ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا ۔

—— لدھیانہ ۲۷ نومبر پراونشل پولیٹکل کانفرنس کے صدر منتخب ڈاکٹر ستیہ پال۔ مولوی عبداللہ۔ مسز زتشی اور مس زتشی کی معیت میں لدھیانہ پہنچے۔ سٹیشن کے باہر باشندگان لدھیانہ کا عدیم النظیر اجتماع تھا۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہاتھوں میں سیاہ جھنڈیاں لئے کھڑے تھے۔ اور "گو بیک" "گو بیک" کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہاں پولیٹکل کانفرنس کے انعقاد پر لوگوں میں کانگرسیوں کے خلاف جوش پھیل رہا ہے۔ مظاہرہ کرنے والے ہجوم میں مقامی سکھ اور مسلمان خاص طور پر نمایاں تھے ۔

—— عدالت عالیہ پنجاب کی طرف سے حکم نافذ کیا گیا ہے۔ کہ یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کے سوا باقی تمام اضلاع میں یورپین بیلف علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ ان کا کام باقی عملہ پورا کیا کرے گا ۔

—— ۲۵ نومبر کو فیڈرل سٹرکچر سب کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ جب تک مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ نہ کیا جائے گا۔ کوئی دستور اساسی ۲۴ گھنٹے تک بھی کارآمد ثابت نہیں ہوگا۔ مسلمان ملک کی آئینی ترقی میں حائل نہیں ہونا چاہتے لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جب تک مسلمانوں کے مطالبات تسلیم نہ کئے جائینگے۔ وہ کسی دستور اساسی کو منظور نہیں کریں گے ۔

—— ۲۵ نومبر دارالعوام نے ہندوستانی افسروں کی تنخواہ میں عارضی تخفیف کے مسودہ قانون کی دوسری قرأت منظور کر دی۔

—— ۲۴ نومبر کو دیوان عام میں ایک ممبر نے ان آرڈی ننسوں کی تنسیخ کے سوال کو اٹھایا۔ جو ہندوستان میں قیام امن و انتظام کے لئے نافذ کئے گئے ہیں۔ وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ برہما اور پنجاب میں صورت حالات تاحال آرڈی ننسوں کے برقرار رکھنے کی مقتضی ہے ۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور نظام حیدر آباد نے سابق خلیفہ عبدالمجید خان کا ماہوار الاؤنس بڑھا دیا ہے۔ پہلے آپ کو تین صد پونڈ ماہوار ملا کرتا تھا۔ اب ایک ہزار پونڈ ماہانہ ملا کریں گے ۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ ایران و ترکی میں سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کو سیاسی و شہری آزادی کی جو مراعات حاصل تھیں۔ انہیں حکومت انگورہ اور حکومت ایران نے منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ آپ اس آزادی سے غلط فائدہ اٹھا کر افغانستان میں ایک جدید انقلاب کی جدوجہد میں حصہ لینے لگے تھے۔ جو مفاد افغانستان کے لئے خطرناک اور ترکی و ایران کی غیر جانبداری کے منافی ہے ۔

—— لاہور ۲۷ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر دہلی پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ وہ وائسرائے ہند سے موجودہ صورت حالات کے متعلق بات چیت کر سکیں۔ آپ کی سپیشل گزشتہ شب کو ایک بجے لاہور سے گزری ۔

—— نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ نے فنانس بل ۲۴ - اور ۱۹ راؤں کی نسبت سے پاس کر دیا۔ بل میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی گئی ۔

—— لاہور ۲۷ نومبر۔ آج پنجاب کونسل میں ایک سوال کے جواب میں آنریبل وزیر زراعت نے بیان کیا۔ کہ حکومت کپتان ڈیکر کو میکینیکل انجنیئرنگ کالج کے عہدہ پرنسپلی سے ہٹانے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

—— ۲۶ نومبر کو لاہور سنٹرل جیل میں ایک اور احراری رضا کار فوت ہو گیا۔ جیل والوں کا بیان ہے۔ کہ موت نمونیہ سے ہوئی لاش سیالکوٹ کے قریب اس کے گاؤں میں لیجائی گئی ۔

—— سیکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے مجلس عاملہ کی قرارداد کے مطابق ہز ہائی نس سر آغا خان کو تار ارسال کیا تھا کہ فیڈرل سٹرکچر سب کمیٹی میں مسلم مندوبین کی شرکت اس وقت تک مسلم کانفرنس کے منشاء کے خلاف ہے۔ جب تک کہ فرقہ وار سوال حل نہ ہو جائے۔ اس کے جواب میں ہز ہائی نس سر آغا خان نے تار بھیجا ہے۔ کہ ہم نے مسلمانوں کی طرف سے پرزور مطالبہ حکومت کے پیش کیا تھا۔ کہ جب تک فرقہ وار سوال حل نہ ہو جائے۔ ہم کسی دستور اساسی کو قبول نہیں کر سکتے ۔

—— لنڈن ۲۵ نومبر کی رات دارالامراء میں ہندوستان میں دہشت انگیزی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند نے اعلان کیا کہ حکومت ہند اس کے انسداد کے متعلق نہایت سرگرمی اور سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ مسٹر آلینیک نے گول میز کانفرنس کی ناکامی کا گاندھی جی کو مجرم قرار دیا۔ اور تجویز پیش کی کہ مسٹر گاندھی اور ان کے سازشی رفقائے کار کو جزائر سینٹ ہیلینا میں سے کسی جزیرے کے اندر جلاوطن کر دیا جائے ۔

—— لنڈن ۲۸ نومبر گول میز کانفرنس کا مکمل اجلاس آج صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ وزیر اعظم صدر تھے۔ تمام ڈیلی گیٹ موجود تھے۔ صاحب صدر نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد لارڈ سانکی نے لیجسلیچروں کے اختیارات اور محکمہ جات محفوظ کے متعلق فیڈرل سٹرکچر سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش کیں۔ اور تحریک پیش کی۔ کہ انہیں منظور کیا جائے۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے اقلیتوں کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ ساتھ ہی اس کے کانفرنس کو مطلع کیا۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق میری پیشکش اور متعلقہ شرائط کو منظور نہیں کیا گیا ۔

—— الہ آباد ۲۸ نومبر۔ پولیٹکل حلقوں میں افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو چند دن کے اندر اندر گرفتار کر لیا جانے والا ہے ۔

—— نیو دہلی ۲۶ نومبر معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ کی تجاویز تخفیف کا ملازموں کی سالانہ ترقیوں پر کوئی اثر نہ پڑے گا ۔

—— کلکتہ ۲۸ نومبر۔ آج پولیس نے شہر کے مختلف حصوں پر چھاپا مارا۔ اور دس پولیٹکل کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں ایک نوجوان لڑکی مس مایا داس گپتا بھی ہے ۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)